حرفِ آغاز

سید جلال الدین عمری

اسلام نے جہاں اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ وہ خالق کائنات کا دین ہے، اس کے حق میں مضبوط دلائل بھی فراہم کیے ہیں۔ ان دلائل میں ہر دور کے اونچے سے اونچے انسان کو اپیل کرنے اور اس کے دل و دماغ کو پوری طرح مطمئن کرنے کی بھرپور قوت اور صلاحیت موجود ہے۔ جس طرح ہر شخص کا ایک ذہنی اور فکری سانچہ ہوتا ہے اسی طرح ہر دور کا بھی مخصوص اندازِ فکر ہوتا ہے۔ بہت سے وہ افکار و خیالات جو ماضی میں انسانی فکر پر چھائے ہوئے تھے اور جن پر لمبی چوڑی بحثیں ہوتی تھیں آج ان کی سرے سے کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہی اور ان کی جگہ دوسرے افکار و خیالات نے لے لی۔ افکار و خیالات کی تبدیلی سے مسائلِ حیات ہی نہیں بدلتے بلکہ ان کے اظہار کے طریقے بھی بدل جاتے ہیں۔ زبان، نیا اسلوب اور نئی طرزِ ادا اختیار کرتی ہے، نئی اصطلاحیں وضع ہوتی ہیں، نئی منطق وجود میں آتی ہے اور بحث و نظر کا نیا انداز اور نیا ڈھنگ جنم لیتا ہے۔ لوگ اس تبدیلی کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ قدیم اندازِ بیان اور طریقۂ تعبیر ان کے لیے نامانوس اور ناپسندیدہ ہو جاتا ہے۔ وہ زندگی کے ہر مسئلہ کو اپنے دور کی زبان و بیان ہی میں سمجھنا اور سمجھانا چاہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام کو بھی ہر دور کی علمی زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی اور جو سوالات پیدا ہوتے رہے ان کا جواب بھی اس وقت کے استدلالی انداز میں دیا گیا۔ یہ کوشش کسی ایک میدان میں محدود نہیں تھی بلکہ اس کا دائرہ بڑا وسیع تھا۔ اس میں تفسیر، حدیث، فقہ، علم کلام، منطق، فلسفہ وغیرہ بہت سے علوم داخل تھے۔ اس سلسلہ میں امت کے علماء، محققین اور مجددین نے جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں، اسلامی تاریخ انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ ان بزرگوں نے، اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے، اسلام کو اپنے عہد کی علمی زبان

میں اور اتنے اونچے معیار سے پیش کیا اگر کسی بھی شخص کے لیے یہ کہنا آسان نہیں رہا کہ اسلام ہمارے دور کے علمی اور عقلی معیار پر پورا نہیں اترتا اور اس کے تقاضے پورے نہیں نہیں کرتا۔ یہ ان کا اتنا بڑا احسان ہے کہ امت اس سے کسی طرح سبک دوش نہیں ہو سکتی۔

تاریخ کے اسی عمل کو آج پھر دہرانے کی ضرورت ہے۔ اس وقت اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ اسے آج کی علمی و فکری سطح سے پیش کیا جائے۔ جن افکار و نظریات کی ہر سو حکم رانی ہے ان کے مقابلہ میں اسلامی نظریات کی برتری ثابت کی جائے اور ان ذہنی و فکری الجھنوں کو اسلام کی روشنی میں حل کیا جائے جن میں آج پوری دنیا گرفتار ہے۔ یہ دیکھ کر دلی مسرت محسوس ہوتی ہے کہ امت میں اس کا احساس جاگ رہا ہے اور مختلف محاذوں پر اسلام کی بڑی اچھی علمی خدمات انجام پا رہی ہیں۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں ــــــــــــ

'ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی' بھی اس میں اپنا حصہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ کام اتنا بڑا ہے اور اس کے اتنے مختلف پہلو ہیں کہ بہت سے افراد اور ادارے مل کر بھی اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اور نئے نئے اداروں کی بہر حال ضرورت رہے گی۔ ادارہ کی کوشش ہوگی کہ خالص علمی انداز میں اسلام کا وسیع تعارف کرائے، اس کے اخلاقی، روحانی، سیاسی، سماجی، معاشرتی، معاشی پہلوؤں پر تحقیقی لٹریچر فراہم کرے دورِ جدید نے اسلام کی نسبت سے جو سوالات پیدا کیے ہیں ان کا جواب دے اور اسلام کو سمجھنے کی راہ میں آج جو علمی دشواریاں پیش آرہی ہیں انہیں دور کرے۔ یہ کوئی چھوٹا موٹا کام نہیں ہے بلکہ ایک بڑی علمی مہم ہے۔

اس مہم میں ادارہ ان تمام اصحاب علم اور ارباب قلم کا تعاون چاہتا ہے جو اس سے دل چسپی رکھتے ہیں اور اس کی اہمیت اور افادیت محسوس کرتے ہیں۔ ان کا تعاون ادارہ کے لیے عزت افزائی کا باعث ہوگا اور وہ ان کا بے حد ممنون و مشکور ہوگا۔ یہ کوئی خاکساری یا تکلف کی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ اسلامی مفکرین کے تعاون ہی

سے یہ مہم سر کی جا سکتی ہے۔
اس کام کے لیے جن اعلیٰ علمی صلاحیتوں اور مادی وسائل کی ضرورت ہے وہ واقعہ یہ ہے کہ ادارہ کو حاصل نہیں ہیں، لیکن اس امید پہ کام کا آغاز کر دیا گیا ہے کہ جس خدائے ذوالجلال نے اس کی توفیق اور ہمت عطا کی ہے وہ اس کی صلاحیت بھی دے گا اور ضروری وسائل بھی فراہم کرے گا۔ وہ چاہے تو بے مایہ انسانوں سے بھی بڑے سے بڑا کام لے سکتا ہے۔ کوئی بھی چیز ناممکن اس کے لیے نہیں ہے۔

انہ علی کل شیئ قدیر

'ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی' کے سامنے جو وسیع کام ہے، اسی کا ایک حصہ سہ ماہی 'تحقیقات اسلامی' کا اجرا بھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہماری زبان میں بہت سے رسائل اور جرائد چھپتے ہیں، لیکن ان میں بڑی تعداد ان رسائل کی ہے جن کی کوئی علمی حیثیت نہیں ہے۔ رسائل کی اس لمبی چوڑی فہرست میں صرف دو چار ہی رسائل ایسے ہیں جن کا معیار اونچا ہے اور جو پڑھے لکھے حلقہ میں پہونچتے ہیں۔ ان کے مقالات پر توجہ دی جاتی ہے اور کبھی کبھی وہ نقد و نظر اور بحث و تنقید کا موضوع بھی بنتے رہتے ہیں۔ اس کے باوجود ایک ایسے رسالہ کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے جس کا واحد مقصد یہ ہو کہ اسلام کو دورِ جدید کے علمی معیار کے مطابق پیش کیا جائے۔ جس کے مقالات اور مضامین سے اسلام کے کسی نہ کسی پہلو کی وضاحت یا اس کے بارے میں کسی غلط فہمی کا ازالہ ہو اور اس کی علمی سطح بھی ایسی ہو کہ اس کے مباحث کو نظر انداز نہ کیا جا سکے۔ ہماری پوری کوشش ہو گی کہ 'تحقیقات اسلامی' کو اسی معیار کا مجلہ بنایا جائے۔ اس کے مقالات اور مضامین کا انداز زیادہ سے زیادہ علمی اور تحقیقی ہو، سطحی اور غیر علمی چیزیں یا نہ شائع کی جائیں اور جو بات کہی جائے وہ تحقیق کے ساتھ کہی جائے۔

اس بات کی بھی کوشش کی جائے گی کہ اس کے مضامین میں تنوع ہو۔ اللہ نے چاہا تو اس میں قرآن و حدیث کی تشریح بھی ہو گی، اسلام کی روشنی میں مختلف

موضوعات پر تحقیق و تنقید بھی ہوگی، عقائد و نظریات سے بحث بھی ہوگی، تاریخ اور سیرت کا مطالعہ بھی ہوگا، اخلاقی، سماجی، معاشرتی اور سیاسی علوم کا اسلامی نقطۂ نظر سے جائزہ بھی لیا جائے گا اور خالص فقہی مباحث بھی ہوں گے۔

اللہ کا شکر ہے کہ رسالہ کو بعض اچھے اور نامور اصحاب قلم کا مستقل تعاون حاصل ہے۔ اس لیے توقع ہے کہ اس کا معیار بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا اور اس کا ہر شمارہ پچھلے شمارہ سے بہتر ہوگا۔ ادارہ اپنے ان قلمی معاونین کا شکر گزار ہے۔ اس کے ساتھ ان تمام حضرات سے جو کسی بھی موضوع پر اسلامی نقطۂ نظر سے تحقیقی اور تنقیدی کام کر رہے ہیں تعاون کی پرخلوص درخواست ہے۔ رسالہ ان کا اپنا ہے اس لیے امید ہے کہ وہ اس کے ساتھ تعاون سے دریغ نہیں کریں گے ——————

رسالہ کے ساتھ ادارہ نے اپنا اشاعتی پروگرام بھی شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اسلامی عقائد سے متعلق خاکسار مدیر کے ایک مضمون کا انگریزی ترجمہ ISLAM THE UNIVERSAL TRUTH کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ترجمہ کی خدمت برادرم جناب اسرار احمد خاں صاحب نے انجام دی ہے۔ اللہ نے چاہا تو تراجم کا مزید سلسلہ جاری رہے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کو اس کے مقاصد میں کامیابی عطا کرے، اس راہ کی مشکلات کو دور کرے اور اس کے کارکنوں کو صبر و ثبات اور استقامت بخشے، نعم المولیٰ ونعم النصیر۔